تعارف وتبصرہ

نام کتاب: الرحیق المختوم، تالیف مولانا صفی الرحمٰن مبارک پوری
صفحات ۷۶۸، آفسٹ کی کتابت وطباعت، قیمت مجلد ۱۰۰ روپے
ناشر: مرکز الدعوہ والارشاد، المجلس العلمی میڈیکل کالج روڈ علی گڑھ (یوپی) ۲۰۲۰۰۱

مولانا صفی الرحمٰن صاحب ایک معروف اہل قلم اور علم دوست آدمی ہیں، اب تک ان کی کئی کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں، متعدد عربی کتابوں کو اردو کا جامہ بھی پہنا چکے ہیں اور دیگر علمی رسائل وجرائد میں ان کے کئی تحقیقی مقالے بھی شائع ہو چکے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے زیر اہتمام سیرت نگاری کے عالمی مقابلہ کے لیے یہ کتاب عربی میں لکھی گئی تھی اور اس کو اول انعام سے نوازا گیا تھا۔

اردو داں طبقہ کی خاطر مؤلف ہی نے اس کو اردو کا جامہ پہنایا ہے اس نیک کام کے وہی زیادہ مستحق تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ مؤلف کی دیگر اردو تحریروں کی طرح اس میں بھی سلاست وروانی اور ادب وانشا کی چاشنی کے علاوہ دیگر خوبیوں کی جھلک بھی نمایاں طور پر محسوس کی جاتی ہے۔ اس کتاب کا پہلا اردو ایڈیشن پاکستان میں مکتبہ سلفیہ لاہور سے شائع ہوا، بھارت میں بہت تاخیر سے اس کی اشاعت عمل میں آسکی۔

کسی مسئلہ کی صحت اسی وقت تسلیم کی جاتی ہے جب کہ اس کے حق میں فراہم کردہ دلائل کے اندر قوت پائی جاتی ہو، مولانا کے یہاں بھی یہ خصوصیت بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے، انھوں نے ہر مسئلہ میں اپنے موقف کی بنیاد صحیح اور قوی دلائل پر رکھی ہے اس کی مثالیں قاری کو اس کتاب کی ہر بحث میں ملیں گی۔ سر دست یہاں دو مثالیں پیش کی جارہی ہیں۔

(۱) ولادت باسعادت کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے، علامہ محمد سلیمان سلمان منصور پوری، خضری بک اور محمود پاشا فلکی کی تحقیق کی روشنی میں ولادت باسعادت کی تاریخ ۹ ربیع الاول سنہ عام الفیل دوشنبہ کا دن اور ۲۰ یا ۲۲ اپریل ۵۷۱ء کی تاریخ تھی ص۸۳۔ مولف کا ان اہل علم کے دلائل پر قلبی اطمینان تھا اسی لیے انھوں نے بھی اس موقف کو اختیار کیا ہے۔

۲۔ اسرا اور معراج کے بارے میں اہلِ علم کے کئی اقوال پائے جاتے ہیں۔ مولف نے بحث کی ابتدا میں چھ مشہور اقوال درج کرکے اول الذکر تین اقوال کی تردید پختہ دلائل کی روشنی میں کی ہے صـ۲۱۹۔ البتہ مولف نے غزوۂ بدر کے سلسلہ میں کہا ہے کہ اسلامی لشکر کا رخ ابوسفیان کے تجارتی قافلہ کی طرف تھا جب کہ جدید مورخین اور سیرت نگاروں کا موقف اس کے برعکس یہ ہے کہ اسلامی لشکر کا ہدف کفار مکہ کا لشکر تھا۔ اس سلسلہ میں علامہ شبلی نے سیرۃ النبی جلد اول میں بڑی تفصیل سے بحث کی ہے، مولانا امین احسن اصلاحی نے پرزور انداز میں قافلہ پر حملہ کیے جانے کی تردید کی ہے۔ دیکھئے تدبر قرآن جلد ۳ ص ۲۵ اسی طرح مولانا مودودی بھی اس موقف کے حامی ہیں۔ ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد ۲ صـ۱۳۱-۳۲۔

کتاب کی تالیف خالص سیرت نگاری کے انداز پر کی گئی ہے لیکن سیرت نبوی کے مختلف پہلوؤں پر بحث ومباحثہ اور تجزیہ سے اجتناب کیا گیا ہے، حالانکہ مستشرقین کی تنقیدوں اور اعتراضات کا رخ کتاب وسنت کی طرف ہونے کے باوجود سیرت نبوی کی طرف زیادہ رہا ہے۔ بلکہ اسی کو انھوں نے موضوع بحث بنایا ہے۔ کیوں کہ نبی کی ذات کو (العیاذ باللہ) داغدار کردینے سے اسلام ہی مشتبہ ہوکر رہ جاتا ہے۔ سیرت نگاری کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ معترضین کے اعتراضات کو سامنے رکھ کر، معروضی طریقہ اختیار کرتے ہوئے علمی انداز میں بھرپور اور مثبت جواب دیا جائے۔

مؤلف نے کتاب کی تالیف میں بنیادی اور ثانوی دونوں قسم کے ماخذ سے بھرپور استفادہ کیا ہے، اور ہر رطب ویابس سے اپنا دامن بچائے رکھنے کی کوشش کی ہے جو ان کی بیدار مغزی کا ثبوت ہے۔ مواد کے ترک واخذ میں تحقیق وجستجو کو راہنما بنایا گیا ہے۔ کتاب کی ترتیب میں ہر جگہ طریقۂ تصنیف کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ فہرست مضامین کو ابواب اور فصلوں میں تقسیم کردینے سے اس کی ترتیب میں حسن پیدا ہوگیا ہے۔ آخر میں مراجع ومصادر کا حروف تہجی کے اعتبار سے حوالہ ہے۔ ان تمام معروضات کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ زیر تبصرہ کتاب سیرت نبوی کے باب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ قیمت مناسب ہے۔

(محمد اسلام عمری)